© rasailojaraid.com

جنابِ طالب ہاشمی

حضرت امِ عطیہؓ بنتِ حارث

(۱)

خلافتِ راشدہ کے عہدِ باسعادت کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ کی ایک انصاری خاتون کے صاحبزادے
جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اتفاق سے میدانِ جنگ میں سخت علیل ہو گئے۔ جوں توں
کرکے بصرہ پہنچے کہ وہاں علاج معالجہ کرا سکیں۔ ان کی والدہ کو بیٹے کی شدید علالت کی خبر ملی تو انہوں نے
بے تاب ہوکر مدینہ منورہ سے بصرہ کا عزم کیا لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا کہ وہ بیٹے کا منہ دیکھ
سکیں۔ ابھی راستے ہی میں تھیں کہ ان کے لختِ جگر نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ بصرہ پہنچ کر جب معلوم
ہوا کہ ان کے فرزند ایک دو دن پہلے خالقِ حقیقی کے حضور پہنچ چکے ہیں، تو شدتِ الم سے نڈھال
ہو گئیں۔ لیکن "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھ کر خاموش ہو گئیں۔ نہ واویلا کیا اور نہ بین۔ تیسرے دن
خوشبو منگا کر ملی اور فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شوہر کے علاوہ کسی میت پر
تین دن سے زیادہ سوگ کیا جائے۔"

ہادیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ اطاعت گزار خاتون جنہوں نے اپنے محبوب فرزند کی غربت
میں موت پر بھی حضورؐ کے ارشاد کو پیشِ نظر رکھا، حضرت امِ عطیہ انصاریہؓ تھیں۔

(۲)

حضرت امِ عطیہؓ کا شمار بڑی جلیل القدر صحابیات میں ہوتا ہے۔ ان کا نام نسیبہ تھا اور باپ کا نام حارث
تھا جو علامہ ابنِ سعد کی روایت کے مطابق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تعلق رکھتے تھے۔ حافظ
ابن حجرؒ نے صرف ان کے والد کا نام دیا ہے اور حسب و نسب سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ حضرت امِ عطیہؓ
ان خوش نصیب ہستیوں میں تھیں جو ہجرتِ نبوی سے پہلے ہی نعمتِ اسلام سے بہرہ یاب ہو گئی تھیں۔
قیاس یہ ہے کہ انہوں نے سنہ ۱۲ بعثت میں بیعتِ عقبۂ اولیٰ کے بعد قبولِ اسلام کی سعادت حاصل کی،
اس طرح وہ انصار کے "السابقون الاولون" میں شامل ہو گئیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد اپنے قدومِ میمنت لزوم سے مدینہ منورہ کو مشرف فرمایا تو اہلِ مدینہ جوق در جوق سعادت اندوزِ اسلام ہو کر حضورؐ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے لگے۔ متعدد انصاری خواتین جو ہجرتِ نبوی سے پہلے یا اس کے مابعد دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئیں، چاہتی تھیں کہ مردوں کی طرح وہ بھی حضورؐ کی بیعت کا شرف حاصل کریں۔ چونکہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر عورتوں کے ہاتھ سے اپنا دستِ مبارک مس نہیں فرماتے تھے، آپؐ نے بیعت کی خواہش مند عورتوں کو ایک مکان میں جمع ہونے کی ہدایت فرمائی۔ ان خواتین میں حضرت ام عطیہؓ بھی شامل تھیں۔ جب تمام خواتین اس مکان میں جمع ہوگئیں تو حضورؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کو ان کی طرف بھیجا کہ ان شرائط پر بیعت لیں:

۱۔ کسی کو خدا کا شریک نہ بنائیں گی (یعنی شرک نہیں کریں گی)

۲۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی (زمانہ جاہلیت میں بہت سے عرب اپنی لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ یہ شرط اسی ظالمانہ رواج کو ختم کرنے کے لئے عائد کی گئی تھی)

۳۔ چوری نہ کریں گی۔

۴۔ زنا سے بچیں گی۔

۵۔ کسی پر جھوٹی تہمت نہ لگائیں گی۔

۶۔ اچھی باتوں سے انکار نہ کریں گی۔

حضرت عمر فاروقؓ اس مکان پر تشریف لائے جہاں انصار کی خواتین جمع تھیں اور دروازے پر کھڑے ہو کر بیعت کی شرائط بیان کیں۔ تمام خواتین نے بلاحیل و حجت ان شرائط کو تسلیم کر لیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ اندر کی طرف بڑھایا اور تمام خواتین نے بیعت کی علامت کے طور پر اپنے ہاتھ باہر نکالے۔ اور یوں وہ حضرت عمر فاروقؓ کی وساطت سے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت سے مشرف ہوگئیں۔

بیعت کے بعد حضرت ام عطیہؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا "اچھی باتوں سے انکار نہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟"

آپؓ نے جواب دیا، "نوحہ اور بین نہ کرنا!"

مسند امام احمد بن حنبل میں روایت ہے کہ بیعت کے وقت حضرت ام عطیہؓ نے حضورؐ سے عرض کی کہ فلاں خاندان کے لوگ میرے ہاں (کسی مرگ کے موقع پر) آکر نوحہ کر چکے ہیں۔ قبائلی رواج کے مطابق مجھ کو بھی اس کے بدلے میں ان کے ہاں جا کر نوحہ کرنا ضروری ہے۔ اس کیلئے آپ مجھے بطور خاص اجازت مرحمت فرمائیں۔

© rasailojaraid.com

آپؐ نے اجازت دے دی۔

مولانا سعید انصاری مرحوم نے اپنی تالیف سیر الصحابیاتؓ میں اس روایت پر یہ تبصرہ کیا ہے :

"بعض روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام عطیہؓ کو کوئی جواب نہیں دیا۔ اور بعض روایات سے یہ ثابت ہے کہ حضورؐ نے ان کو مستثنیٰ کر دیا، ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ استثنار حضرت ام عطیہؓ کے لئے خاص تھا ورنہ اصلی مسئلہ کہ نوحہ جائز نہیں، اپنی جگہ پر ثابت ہے!"

لیکن صحیح بخاری کی روایت میں خود حضرت ام عطیہؓ نے واقعۂ بیعت دوسری صورت میں بیان کیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آپؐ نے حکمِ الٰہی کے مطابق ایک تو شرک نہ کرنے کی شرط لی۔ دوم نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ اس کو سن کر ایک عورت نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا اور کہا، ایک عورت نے میرے ساتھ نوحہ کیا تھا، میں اس کا بدلہ اتار لوں اور یہ کہہ کر چلی گئی۔ پھر اگر آپؐ کی بیعت کی۔

فی الحقیقت صحاح ستہ کی مستند احادیث سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوحہ، بَین اور سینہ کوبی وغیرہ کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔ اس لئے یہی بات تسلیم کرنی پڑیگی کہ جس خاتون نے نوحہ خوانی کا بدلہ اتارا، انہوں نے یہ کام حضورؐ کی بیعت کرنے سے پہلے کیا ہوگا۔

(۳)

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ام عطیہؓ پر بہت شفقت اور اعتقاد فرماتے تھے، وہ ان چند خواتین میں سے تھیں جنہیں حضورؐ غزوات میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اہلِ سیر نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ وہ سات غزوات میں شریک ہوئیں اور قابلِ قدر خدمات انجام دیں —— وہ مجاہدین کیلئے کھانا پکاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اگر لشکرِ اسلام میں کوئی بیمار ہو جاتا تو نہایت تندہی سے اس کی تیمارداری کرتی تھیں۔

صحیح مسلم میں خود حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوں میں شریک ہوئی، میں مجاہدین کے کجاووں کی دیکھ بھال کیلئے پیچھے رہتی، مجاہدین کے لئے کھانا پکاتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور مصیبت زدہ کی نگہداشت کرتی تھی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام عطیہؓ طب میں بھی درک رکھتی تھیں۔ ایک مرتبہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازراہِ شفقت حضرت ام عطیہؓ کو صدقہ کی ایک بکری بھیجی۔ انہوں نے

© rasailojaraid.com

اسے ذبح کرکے تقسیم کیا تو گوشت کا کچھ حصہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھی بھیجا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے کھانا مانگا۔ انہوں نے عرض کی "یا رسول اللہ اور تو کوئی چیز گھر میں موجود نہیں، البتہ آپ نے جو بکری نسیبہ (ام عطیہؓ) کو بھیجی تھی اس کا گوشت گھر میں رکھا ہے" آپؐ نے فرمایا "لاؤ کیونکہ بکری حقدار کے پاس پہنچ چکی!"

۸ھ میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چند دوسری خواتین کے ساتھ انہیں آخری غسل دیا۔ حضورؐ نے خود اوٹ میں کھڑے ہو کر ان کو نہلانے کی ترکیب بتلائی۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپؐ کی بیٹی (زینبؓ) کو غسل دے رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا "اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ، اگر تم اس کی ضرورت سمجھو۔ اور آخر میں کافور یا کوئی چیز کافور میں سے ڈالو۔ اور جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو اطلاع دو۔ پس جب ہم غسل دے کر فارغ ہو گئے اور آپؐ کو خبر کی تو آپؐ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس تہبند کو میت کے بدن سے لگا دو" یعنی اس کے جسم پر لپیٹ دو کہ بدن سے لگا رہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "غسل دو اس کو طاق، یعنی تین بار، پانچ بار یا سات بار، اور شروع کرو غسل کو دائیں جانب سے اور وضو کے اعضاء سے"۔ ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم نے میت کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں اور ان کو کمر کی جانب ڈال دیا۔

غسلِ میت کے بارے میں حضرت ام عطیہ رضؓ سے مروی یہ حدیث بہت معتبر مانی جاتی ہے۔ بڑے بڑے صحابہؓ و تابعینؒ ان سے غسلِ میت کی ترکیب و مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔

حضرت ام عطیہؓ، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کی پوری تعمیل کرتی تھیں اور کوئی کام حضورؐ کی اجازت کے بغیر نہ کرتی تھیں۔ اسی متابعتِ رسولؐ کی وجہ سے صحابیات میں ان کا بڑا درجہ مانا جاتا ہے۔ سرورِ عالمؐ کے ساتھ تو ان کی عقیدت اور محبت کی کوئی انتہا ہی نہ تھی۔ آپؐ کے اعزہ و اقارب سے بھی محبت رکھتی تھیں۔ علامہ ابنِ سعد نے طبقات الکبیر میں لکھا ہے کہ حضرت علی رضؓ کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے اور (کھانے کے بعد) آرام (قیلولہ) کیا کرتے تھے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کی زیادہ تفصیلات کتبِ سیر میں نہیں ملتیں اور نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کا سالِ وفات کسی نے بیان کیا ہے۔ البتہ اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ وہ عہدِ خلافتِ راشدہ میں زندہ تھیں۔ ان کے فرزند کی وفات کا واقعہ خلافتِ راشدہ کے زمانے ہی میں کسی وقت پیش آیا۔ اس واقعہ کے بعد انہوں نے بصرہ میں مستقل اقامت اختیار کر لی اور وہیں کسی وقت وفات پائی۔ ان کے ایک فرزند کے سوا کسی دوسری اولاد کا بھی کتابوں میں ذکر نہیں ہے اور نہ کسی نے ان کے شوہر کا تذکرہ کیا ہے۔

علم و فضل کے اعتبار سے حضرت ام عطیہؓ بڑے اونچے درجے پر فائز تھیں۔ محدثین نے روایتِ حدیث کے لحاظ سے انہیں صحابہؓ (و صحابیاتؓ) کے چوتھے طبقے میں شمار کیا ہے۔ ان سے اکتالیس احادیث مروی ہیں۔ راویوں میں حضرت انسؓ بن مالک، ابنِ سیرینؒ، ام شراحیلؒ، حفصہ بنت سیرینؒ وغیرہ شامل ہیں۔

بعض مسائل میں ان کی مرویات بڑی معتبر اور مستند مانی جاتی ہیں۔ غسلِ میت کی روایت کا ذکر اوپر آچکا ہے، میت پر سوگ، عورتوں کے جنازوں پر جانے اور عیدین کی نمازوں میں شامل ہونے کے بارے میں بھی ان کی روایات خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں وہ کہتی ہیں:

"ہم کو ممانعت کی گئی ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں، ہاں خاوند کی موت پر (بیوی کو) چار ماہ دس دن سوگ کرنے کا حکم ہے۔ اس دوران (بیوہ عورت) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو ملے نہ عصب (ایک قسم کی یمنی چادر) کے سوا رنگا ہوا کپڑا پہنیں۔"

صحیح بخاری کی ایک اور حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے کی ممانعت کر دی گئی تھی لیکن زور دے کر منع نہیں کیا گیا تھا۔

شارحینِ حدیث نے لکھا ہے کہ عورتیں کم صبر کرنے والی اور زیادہ جزع فزع کرنے والی ہوتی ہیں، اس لئے انہیں جنازوں کے ساتھ قبرستان میں جانے سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں اگر کوئی صابرہ اور تقویٰ شعار ہو تو وہ جا سکتی ہے مگر اس کا جانا بھی کراہت سے خالی نہیں۔

عیدین کے بارے میں صحیح بخاری میں حضرت ام عطیہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم عیدین یعنی دونوں عیدوں (میں جوان عورتوں اور پردہ والیوں کو بھی نکالا کریں اور حائضہ عورتوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ عیدگاہ سے علیحدہ رہیں یعنی اس کے کنارے پر بیٹھی رہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیں عید کے دن عیدگاہ کی طرف جانے کا حکم دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ کنواری لڑکیوں کو بھی وہاں بھیجا جاتا تھا ——— حائضہ عورتوں کو (عیدگاہ سے الگ رہنے کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باوجود حکم تھا کہ وہ تکبیر کے ساتھ تکبیر کہیں اور دعا کے ساتھ دعا کریں اور اس دن کے یمن و برکت میں شریک ہوں۔

شارحینِ حدیث نے لکھا ہے کہ "اگر پردہ کا معقول انتظام ہو" تو عورتیں بھی جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شریک ہو سکتی ہیں۔ بلکہ ان کا شریک ہونا سنت ہے۔

حافظ ابنِ عبدالبر اندلسیؒ نے "الاستیعاب" میں حضرت امِ عطیہؓ کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی ہے:

"کانت من کبار نساء الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین"

"صحابیاتؓ میں ان کا بڑا مرتبہ تھا!"

رضی اللہ تعالیٰ عنہا!

وی۔پی آ رہا ہے!

● گزشتہ ماہ جن احباب کو سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی، ان کے نام عنقریب وی پی روانہ کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کیا جائیگا کیونکہ زیرِ نظر تازہ شمارہ اس سے قبل ارسال کیا جا چکا ہوگا۔

امید ہے کہ قارئین وی۔پی۔پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع اور دینی حمیت کا ثبوت دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

● جن احباب کی مدت خریداری اس ماہ (جون ۷۹ء) ختم ہو رہی ہے، ان کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے ——— اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں یا آئندہ ماہ پرچہ بذریعہ وی۔پی۔پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں ——— خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔ شکریہ! ——— والسلام!

(ناظمِ دفتر)

© rasailojaraid.com